# شرعی حجاب کی حدود اور فوائد

عاصمہ ملانو (پاکستان) - سیدہ تسنیم زہرا موسوی (پاکستان)

**اشاریہ:**

بشریت کے اس کاروان کو منزل مقصود و کمال حقیقی تک پہچانے کے لئے جو قانون اور آئین خدا کا پسندیدہ قانون ٹھہرا وہ آئین دین حق یعنی "دین اسلام" ہے۔ یہاں ایک سوال کرنا بے جا نہ ہوگا کہ آخر تمام ادیان میں سے اسلام ہی کیوں پسندیدہ دین قرار پایا؟ چونکہ اسلام دین فطرت ہے اس کے سبھی احکام فطرت انسان کے مطابق ہیں اور انسان کو دنیاوی اور اخروی کمال سے ہمکنار کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلام نہ تو یہودیت کی طرح ترک دنیا کو صحیح سمجھتا ہے اور نا ہی مسیحیت کی طرح دنیا کا ہو جانے کی اجازت دیتا ہے بلکہ اسلام وہ آخری کامل دین ہے جسکے ساتھ دی گئی کتاب میں تمام قوانین، اخلاق اور ہر انسانی ضرورت سے متعلق قواعد موجود ہیں اور جو تحریف سے محفوظ ہے جبکہ یہودیت اور عیسایت میں تحریف ہو چکی ہے۔

اسلام میں دنیا کو آخرت کی کھیتی قرار دیا گیا ہے اور یہ تاکید کی گئی ہے کہ دنیا میں اس قدر داخل نہ ہو جاؤ کہ آخرت کو فراموش کر بیٹھو اور دنیا کو بلکل ترک کر کے لوگوں پر بوجھ بھی نہ بن جاؤ بلکہ مومن اسی کو قرار دیا گیا ہے جو دنیاوی و اخروی امور کا اہتمام کرے، یہی کمالِ بشریت ہے۔ اس لئے دین اسلام تمام احکام، عبادی پہلو کے ساتھ ساتھ دنیاوی فوائد بھی رکھتا ہے۔ حج ایک عبادت ہے لیکن اسے ایک سیاسی عبادت کہا گیا ہے۔ زکات مال کی پاکیزگی کے لئے واجب ہے۔ لیکن اس سے معاشرے کی اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے۔ روزہ قرب خدا کا ذریعہ ہونے کہ ساتھ ساتھ فقراء اور غرباء کے لئے احساس پیدا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی طرح حجاب اسلامی میں ظاہراً تو فقط ایک دنیوی فریضہ لگتا ہے لیکن اس کے اندر اسلامی معاشرے کی سلامتی کا راز مضمر ہے۔ کیونکہ یہ حجاب فقط چادر نہیں بلکہ وہ علم ہے جو اسلام کی معاشرتی زندگی کی علامت ہے اور اس پرچم کے انعقاد کی ذمہ داری مسلمان عورتوں کے پاس ہے ۔ حجاب اسلامی معاشرے کی سلامتی کی علامت ہے چونکہ

جس معاشرے میں با حجاب عورتیں ہوں وہ معاشرہ اسلامی اقداروں پر قائم ہوتا ہے اور ایسے معاشرے میں عفت و پاکیزگی مرد و عورت کا شیوہ ہوتی ہے ایسے معاشرے میں خاندانی نظام مضبوط ہوتا ہے اور وہ معاشرہ اخلاقی برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔آج اسلام دشمن لوگ اسلامی معاشرے کے امن و سکون کو ختم کرنے کے لئے حجاب کے خاتمے کے درپے ہیں کیونکہ حجاب کے مضبوط ہونے نے، ان کے سارے شیطانی منصوبوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ لہٰذا حجاب کو ختم کرنے کے لئے نئی نسلوں کے ذہن میں یہ بات ڈالی جارہی ہے کہ حجاب عورت کے لئے قید ہے اسکی ترقی کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ حجاب عورت کی صلاحیتوں کو محدود کردیتا ہے ۔ اور اس کی وجہ سے عورت معاشرتی، اجتماعی، ثقافتی، علمی اور فنی میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ یہ سب پروپگینڈا اس لئے ہے کہ مسلمان عورت سے اس کا تمغۂ امتیاز چھین کر اسے عریانی اور فحاشی کی پستی میں دھکیل دیا جائے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اپنی نوجوان نسل کے لئے اس بات کو واضح کیا جائے کہ حجاب ترقی کی راہ کی رکاوٹ نہیں ہے، بلکہ ترقی کے لئے زینہ ہے۔ حجاب قید نہیں، بلکہ آلودہ نظروں سے آزادی کا نام ہے حجاب ایک قلعہ ہے جس کے اندر رہ کر عورت اپنے تمام امور آسانی سے انجام دے سکتی ہے اور عروج اور کمال کی راہیں طے کرسکتی ہے۔ اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ مقالہ لکھنے کا قصد کیا گیا ہے اور اس مقالے میں حدود حجاب کو بیان کیا گیا ہے تاکہ مسلمان عورت کے لئے حجاب اسلامی کی شرعی حدود واضح ہو جائیں اور وہ افراط و تفریط سے کنارہ کریں اسکے ساتھ فوائد حجاب بھی بیان کیے گئے ہیں تاکہ مغرب کے بے بنیاد دعووں کو غلط ثابت کیا جائے کہ حجاب عورت اور معاشرے کی ترقی میں رکاوٹ ہے۔

**بنیادی الفاظ:** حجاب، قرآن، اسلامی، شرعی، فوائد.

## الفاظ کی شناخت

### حدود

حدود اصل میں عربی زبان کا لفظ ہے اس کی اصل الحدُّ ہے۔ جسکی معنیٰ ہے سرحد، انتہا، کنارہ، آخری حصہ (معجم الوسیط، ص۱۹۰) اور جب کہا جاتا ہے کہ حدود اللہ تو اس سے مراد وہ امور ہیں جن کو خدا نے امر اور نہی کے ذریعے مقرر کیا ہے (معجم الوسیط، ص۱۹۰) لیکن جب بات حدود حجاب شرعی کی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ شرعی حجاب کی مقرر شدہ حد یعنی جس مقدار میں پردہ عورت پر واجب ہے اسے بیان کرنا۔ فارسی میں لفظ حدود، حد کی جمع ہے اور اسکے معنیٰ ہے حدیں، سرحدیں (فیروز اللغات، ص۳۱۴)

### حجاب

یہ عربی لفظ ہے اور اردو میں بھی کثرت سے استعمال ہوتا ہے لفظ حجاب کا ماضی ''حجب'' اور اس کا مصدر ''الحجاب'' ہے۔ الحجاب یعنی الستر (معجم الصّحاح، ص۲۱۰)، جس کا معنیٰ ہے چھپانا، پردا کرنا، اندر آنے سے روکنا، درمیان میں حائل ہونا (المنجد، ص۱۸۸) ۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ '' و الاِخْوَة يَحْجُبونَ الاُمَّ عَنِ الثُّلْثَ (معجم الصّحاح، ص۲۱۰) ''بھائی ماں کے ثلث میں مانع ہے یعنی میت کے بھائی ہوں تو ماں کو ارث میں ثلث نہیں ملتا یہاں پر کلمہ ''یحجبون'' مانع کا معنیٰ دے رہا ہے۔ اس طرح فارسی لغت میں بھی حجاب کے کئی معنیٰ ہیں جیسے پردا کرنا، نقاب پوشی، شرم و حیا (فیروز اللغات، ص۳۱۲) وغیرہ...

### اصطلاح:

اصطلاح میں حجاب اس لباس کو کہا جاتا ہے کہ جسے عورت عام طور پر نامحرموں کی نگاہ سے بچنے کے لئے پہنتی ہے اس لباس کو حجاب کا نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ یہ لباس نامحرموں کی نظروں کو عورت کے جسم پر پڑنے سے روک دیتا ہے، یعنی مانع بنتا ہے۔ فقہی اصطلاح میں حجاب کو ستر کہتے ہیں۔ (دائرۃ المعارف قرآن کریم، ج۱۰، ص۴۴۲)

لفظ حجاب اپنے مشتقات کے ساتھ آٹھ بار قرآن میں آیا ہے۔ لیکن زیادہ تر لفظ حجاب، حجاب معنوی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ اور فقط ایک آیت میں کلمہ حجاب، حجاب مادی اور اپنی اصطلاحی معنیٰ میں وارد ہوا ہے ''

وَ اِذا سَالْتُمو هنَّ مَتیعاً فسْعَلوهنَّ مِنْ وَراءِ حِجابِ (سورہ احزاب آیت ۵۳) ''اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن میں حجاب جیسے اہم مسئلے کا ذکر فقط ایک بار ہوا ہے۔ نہیں، بلکہ مختلف انداز میں اور مختلف الفاظ کے

ذریعہ بہت سے مقامات پر قرآن میں حجاب کا ذکر ہوا ہے۔اس لئے ضروری کہ ان کلمات کو بھی بیان کریں جو مختلف آیات میں حجاب کی معنیٰ میں استعمال ہوئے ہیں۔

- زینت

وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا (اور اپنی زینت کو آشکار مت کرو سوا اس کے جو ظاہر ہو (سورہ نور آیت ۳۱) اس آیت میں لفظ زینت حجاب سلبی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے ۔اور مسلمان عورتوں کو حکم ہوا ہے کہ وہ اپنی زینت کو نامحرموں پر عیاں نہ کریں۔لفظ زینت کی اصل ز، ی، ن ہے یعنی ''زَیَنَ'' یہ لفظ کسی چیز کے حسن پر دلالت کرتا ہے، کسی چیز کا حسین ہونا، کسی چیز کو حسن دینا (معجم المقاییس فی الغۃ، ص۴۶۶) ''زیناً'' کو سجانے اور آراستا کرنے کے معنیٰ میں بھی لیا گیا ہے (معجم الوسیط، ص۴۵۸) ۔نیز فارسی زبان میں بھی لفظ زینت استعمال ہوتا ہے اور فارسی لغت میں لفظ زینت کے کئی معنیٰ ہیں جیسے آرائش، زیبائش، اور زیور سے آراستگی۔ (فیروز اللغات، ص۵۱۷)

- خمار

خمار کا لفظ قرآن میں حجاب ایجابی کے معنیٰ میں آیا ہے خمار کا مطلب ہے ہر چھپانے والی چیز (معجم الوسیط، ص۳۰۱) ۔جیسے عربی میں کہا جاتا ہے کہ ''خمار المراۃ'' یعنی عورت کی اوڑھنی، خمار کا ایک معنیٰ شرنا ما بھی ہے (المنجد، ص۲۹۶) ۔لیکن سورہ نور میں لفظ خمار اوڑھنی کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے (وَلیضْرِبنَّ بِخُمُرِھِنَّ علیٰ جِیُوبِ ھِنَّ (سورہ نور آیت ۳۱) اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے گریبان پر ڈالیں۔اس آیت میں مسلمان عورتوں کو سر کے ساتھ گریبان اور سینہ ڈھانپنے کا حکم دیا جارہا ہے اور لفظ ''خمر'' اس آیت میں اوڑھنی کی معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔فارسی زبان میں بھی خمار پردے یا چادر کو کہا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات، ص۳۶۶)

- جلباب

جلباب قمیص کو کہا جاتا ہے۔اور اسکی جمع ہے جلابیب (معجم المقاییس فی الغۃ ص) ۲۲۰ لیکن جلباب کا فقط یہ ایک معنیٰ نہیں ہے بلکہ جلباب کئی معانی میں استعمال ہوتا ہے۔جیسے کرتہ، پورے جسم کو ڈھانپنے والا کپڑا، اوڑھنی، کپڑوں کے اوپر پہننے والا لباس۔قرآن میں جلباب کی جمع استعمال ہوئی ہے (معجم الوسیط، ص۱۵۲) یا اَیُّھا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ (سورہ احزاب آیت ۵۹) ''اے نبی! اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں

سے کہہ دیجئیے: وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں" یہاں پر جلابیب سے مراد چادریں لی گئی ہیں۔ جلباب فارسی زبان میں خواتین کی چادر یا پوشاک کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (فیراز اللغات، ص۲۷۵)

- **حیاء**

حیا عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کی اصل ح، ی، ی ہے اور مصدر حیاءً ہے، جسکا معنی ہے شرمندہ ہونا، شرمانا (معجم الوسیط، ص۲۵۱) اور حیا کو علماء اخلاق نے دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔

- نفسانی حیا: حیا نفسانی فطری ہے، جیسے برہنہ ہونے سے شرم کرنا۔
- ایمانی حیا: حیا ایمانی کا تعلق ایمان سے ہے کیونکہ ایک مومن انسان اپنے رب کے سامنے گناہ کرنے سے شرماتا ہے۔ (دائرۃ المعارف قرآن کریم، ص۴۸۰)

خود لفظ حیاء قرآن میں تین بار آیا ہے اور ان میں سے ایک بار عورتوں کے شرم اور حیا کے بارے میں استعمال ہوا ہے۔ سورہ قصص میں جناب شعیب علیہ السلام کی بیٹی کی شرم و حیا کو بیان کیا گیا ہے کہ عورت کی رفتار میں اس کی حیا اسکے لئے حجاب بنتی ہے ارشاد ہوتا ہے (فَجَآءَت ْه اِح ْدٰی همَا تم ْشِي ْ عَلَى اس ْتِح ْيَآءٍ ْ) س (ورہ قصص آیت ۲۵) "پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حیا کے ساتھ چلتی ہوئی موسیٰ کے پاس آئی"۔ فارسی میں حیاء شرم، حجاب، غیرت اور کمروی کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات، ص۳۳۳)

- **تبرج**

لفظ تبرج کا مادہ "برج" ہے جس کا مطلب ظاہر ہونا یا بلند ہونا ہے لیکن باب تَفَعُّلَ میں اس کا مطلب ہے زینت، آشکار کرنا، ظاہر کرنا۔ جیسے جب یہ کہا جائے کہ "تبرَّجتِ المراۃ" تو اس کی معنی ہے، عورت کا اجنبیوں کے سامنے اپنے زینت اور محاسن کو آشکار کرنا (معجم الوسیط، ص۴۸۵) ۔ قرآن میں تبرج کو حجاب سلبی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے (وَ لَا تَبَرَّج ْنَ تَبَرُّجَ ال ْجَاهِلِيَّ ةالأُولٰى) (سورہ احزاب آیت ۳۳) "اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے آپ کو آشکار کرتی نہ پھرو" اس آیت میں یہ حکم ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا ہے لیکن یہ حکم فقط ازواج مطہرات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ تمام مسلمان عورتوں کو حکم ہے کہ وہ نامحرموں کے سامنے اپنی زینت کو آشکار نہ کریں۔

**جیب**

جیب کی جمع جیوب یا اجیاب ہے عربی میں قمیص یا گریبان کو جیب کہا جاتا ہے (معجم الوسیط، ص۱۷۲) ۔لیکن فارسی زبان میں جیب کا مطلب قمیص نہیں بلکہ قمیص کا کیسہ ہے (فیروز اللغات، ص۲۸۷) ۔قرآن میں لفظ جیب کی جمع جیوب استعمال ہوئی ہے اور مفسرین کا کہنا ہے کہ کلمہ جیوب قرآن میں گریبان کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ) (سورہ النور، ص۳۱) ''اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔''

## تعریف حجاب:

حجاب فقط ایک لباس، ایک کپڑے کا نام نہیں ہے بلکہ حجاب ایک تہذیب ہے۔ایک طرز زندگی ہے اور ایسا طرز زندگی ہے جس میں خواہش اور منکرات کو روکنے کی قوت موجود ہے۔حجاب ایک ایسے نظریے کا نام ہے جس کی غایت اور ہدف پاکیزگی ہے۔ حجاب کی ابتداء ہی خیالات کی پاکیزگی سے ہوتی ہے۔جس میں انسان اپنے رب کی عظمت کا اور اپنی پستی کا اعتراف کر کے خود کو مالک کی اطاعت میں محدود کر دیتا ہے۔ان حدوں کے باہر ایسے حجاب ڈال دیتا ہے، جن کو پار کرنا تو دور کی بات ہے وہ ان سے باہر دیکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے۔حجاب فریضہ الٰہی اور ضروریات دین کے جز میں سے ہے۔حجاب کا مطلب فقط چادر یا اسکارف پہننا نہیں بلکہ ایسا لباس پہننا ہے جس سے عورت کے جسم کے تمام محاسن نامحرم مردوں کی نظروں سے چھپ جائیں۔اس لئے اسلام نے حجاب کے لئے کوئی خاص لباس یا طریقہ متعارف نہیں کرایا بلکہ مقصد حجاب کو بیان کر دیا۔اب ہر وہ چیز جو مقصود حجاب کے حصول کا سبب بنے وہ حجاب اسلامی کا مصداق ہے۔ مقصودِ حجاب یہ ہے کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کی روز مرہ کی ملاقات ان میں جنسی خواہشات کے ہیجان کا سبب نہ بنے کیونکہ یہ چیز اسلامی معاشرے میں فساد کا سبب بن جائے گی۔اس لئے مردوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے اور عورت کو اپنی زینت کو چھپانے کا حکم دیا گیا لحاظہ جس بھی لباس اور انداز سے یہ معینہ مراد حاصل ہو جائے وہ حجاب، حجابِ اسلامی ہے۔ اب چاہے چادر کے ذریعے ہو یا برقے اور عبایا کے ذریعے تو اس سے حجاب اسلامی شرعی محقق ہو جاتا ہے۔اور یہی حجاب ایک مسلمان عورت کا وقار بھی ہے، جو دنیا میں اسے حرام نظروں سے بچاتا ہے اس کی عفت اور پاکیزگی کو برقرار رکھتا ہے اور آخرت میں جہنم کی آگ سے نجات دلانے والا اور خشنودی خدا کا سبب بھی ہے اور ایک عورت کے لئے اہلبیت علیہم السلام اور خاص کر جناب سیدہ فاطمہ زہرہ علیہا السلام کی نظروں میں سرخرو ہونے کا ذریعہ بھی ہے۔

## اقسام حجاب

حجاب شرعی اسلامی کے دو پہلو ہیں۔ ایک "ایجابی" اور دوسرا "سلبی"۔ حجاب کا ایجابی پہلو یہ ہے کہ مسلمان عورت پر نامحرموں سے پردا کرنا واجب ہے، ان سے اپنا جسم چھپانا واجب ہے۔ اور حجاب کا سلبی پہلو یہ ہے کہ نامحرموں کے سامنے خود نمائی حرام ہے اور حجاب کے یہ دونوں پہلو لازم اور ملزوم ہیں۔ یہ دونوں ساتھ ہوں تبھی حجاب شرعی اسلامی ہوتا ہے اگر حجاب میں ایجابی پہلو تو ہو لیکن اس میں سلبی پہلو نہ ہو یعنی ایسا حجاب کیا جائے کہ جس سے خود نمائی ہوتی ہو جو عورت کے محاسن کو چھپانے کے بجائے اسے اور زیادہ جالب نظر بنادے تو ایسا حجاب، حجاب اسلامی نہیں ہے اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں بھی حجاب کی کچھ ایسی ہی اقسام رائج ہو چکی ہیں کہ جن میں سلبی پہلو نہیں بلکہ حجاب بھی فقط فیشن اور خود نمائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ اور کچھ مسلمان عورتیں ایسا حجاب کر کے خوش ہیں کہ وہ باحجاب ہیں لیکن شاید انہیں معلوم نہیں کہ وہ بے حجابی سے تو بچ گئی ہیں لیکن بد حجابی کا شکار ہو گئی ہیں اور بد حجابی بے حجابی سے زیادہ نقصان دہ ہے ۔کیونکہ یہ میٹھے زہر کی مانند ہے جو معاشرے کی رگوں میں سرایت کر کے اسے بے حجابی کی جانب لے جا رہی ہے۔ اور بد حجابی حجاب شرعی کو ختم کرنے کی کوشش میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان عورت کو یہ علم ہونا چاہئے کہ حجاب میں فقط ایجابی پہلو نہیں بلکہ سلبی ہونا بھی ضروری ہے۔ حجاب کے دونوں ابعاد کو چند قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے جنکی جانب قرآن اور روایات رہنمائی کرتی ہیں۔

### نظروں کا پردا (پردہ)

آنکھیں دل کی سفیر ہوتی ہیں۔ یہ اپنے آس پاس کے مناظر کی تصاویر دل کی جانب منتقل کرتی ہیں۔ اور ان مناظر کو دیکھنے سے دل پر مختلف حالتیں طاری ہوتی ہیں۔ اگر یہ مناظر شہوت انگیز ہو تو یہ مناظر انسانی شھوات کو متحرک کر کے عقل انسان کو ختم کر دیتے ہیں۔ اور یہ تحریک انسان کو اس مقام پر لا کر کھڑا کر دیتی ہیں جہاں گناہ کبیرہ اپنی مقناطیسی کشش سے اسے اپنی جانب جذب کر لیتے ہیں اور انسان بے اختیار گناہ کی جانب کھنچا چلا جا رہا ہوتا ہے۔ ان نفسانی جذبات کی اشتعال انگیزی کا سرچشمہ نگاہوں کا ایک دوسرے سے ٹکراؤ اور بے باکانہ تصادم ہے۔ اس بات کی تصدیق اس روایت سے ہو جاتی ہے کہ (اَلنَّظْرُ سَہم مَسْموم) "نظر زہر میں بجھا ہوا تیر ہے (صحیفہ کاملہ سجادیہ، ص۱۱۲: وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۳۲۸)" چنانچہ جس طرح زہر آلودہ تیر سے فقط تیر خوردہ مقام نہیں بلکہ اس تیر کا زہر جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور زخمی کے تمام

جسم کو متاثر کرتا ہے اسی طرح نگاہوں کا تبادلہ، فکر وخیال اور جذبات واحساسات کو متاثر کرتا ہے۔ اور پھر بات فقط نظروں تک محدود نہیں رہتی بلکہ انسان کی رفتار اور کردار بھی اس سے متاثر ہوتے ہیں اسی بات کی ترجمانی کرتے ہوئے میر تقی میر کہتے ہیں:

میر، ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

نگاہوں کے ان مسموم اثرات سے بچنے کے لئے ان کا احتساب ضروری ہے۔ اسی لئے نبض شناس فطرت نے، گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے اس کے آس پاس چکر کاٹنے سے بھی منع کیا ہے۔ نظرون کے حجاب کی اہمیت کا اندازا ہم اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ خدا نے مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ حکم دیا ہے۔ (قُل لِّلمُؤمِنِینَ یَغُضُّوا مِن اَبصَارِهِم (سورہ نور آیت ۳۰)) ''آپ مومن مردوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں (وَ قُل لِّلمُؤمِنٰتِ یَغضُضنَ مِن اَبصَارِهِنَّ (سورہ نور آیت ۳۱)) ''اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں'' اس آیت میں لفظ ابصار آیا ہے جو بصر کی جمع ہے۔ یہاں لفظ عین نہیں آیا بلکہ بصر استعمال کیا گیا ہے ۔آخر عین اور بصر میں کیا فرق ہے؟ بصر اور عین میں وہی فرق ہے جو نگاہ اور آنکھ میں ہے عین جسے اردو میں آنکھ کہتے ہیں ایک عضو کا نام ہے۔ لیکن بصر جسے اردو میں نگاہ کہتے ہیں اس سے مراد دیکھنے کا کام لیا جاتا ہے ۔مثلاً جب شاعر اپنے محبوب کی آنکھوں کی تعریف کرتا ہے تو وہ اس کی آنکھوں کی تعریف کرتا ہے کیونکہ کہ اس کے پیش نظر محبوب کی آنکھوں کی سیاہی، سرخی اور مستی ہوتی ہے۔ مگر جب بات دیکھنے کی ہوتی ہے تو لفظ نگاہ یا نظر استعمال کرتا ہے۔ اس آیت میں چونکہ دیکھنے کا عمل مراد ہے، اس لئے عیون کے بجائے ابصار استعمال ہوا ہے۔ نہ فقط آیات بلکہ روایات میں بھی نظروں کے پردے کی تاکید کی گئی ہے۔

**رفتار میں حجاب**

حجاب کی یہ قسم بھی بہت اہم ہے کیونکہ انسان کی رفتار انسان کی شخصیت کی عکاسی کرتی ہے۔ کبھی مغرور انسان کا غرور اس کے چلنے سے واضح ہو جاتا ہے اور کبھی انسان کی تواضع کا پتہ اسکی رفتار سے چل جاتا ہے۔ اسی طرح عورت کو اس انداز سے نہیں چلنا چاہئے جس سے اس کے حسن اور زینت کا دوسروں کو علم ہو۔ اسلام نے معاشرے کے امن اور اسکے مادی اور معنوی تکامل کی خاطر اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ عورت ایسے انداز میں چلے کہ جو اس کے وقار اور عظمت کے خلاف ہو یا نامحرموں کے دلوں میں نفسانی

خواہشات کے لو کو شعلہ آور کر دے اور وہ عفت اور پاک دامنی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔اسی لئے سور نور کی اکتیسویں آیت میں عورتوں کو تیز چلنے سے منع کیا گیا ہے وَ لَا یَض ْرِب ْنَ بِاَر ْجُلِ ہِنَّ لِیُع ْلَمَ مَا یُخ ْفِی ْنَ مِن ْ زِی ْنَتِ ہِنَّ، اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ (چلتے ہوئے) اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے۔ عورتوں کو زمین پر پیر پٹخ کر چلنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ کہیں پازیب کی جھنکار اور زینت سے واقف ہو کر کوئی گرویدہ نہ ہو جائے۔کیونکہ پازیب کی آواز مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرتی اور اکثر اس کے متعلق اشعار میں بھی لکھے جاتے ہیں۔

لیکن یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ بات یہاں خود پازیب کی نہیں ہے بلکہ اسکی آواز کی ہے۔اور اس حکم میں چوڑیوں اور کنگن کی آواز بھی شامل ہے۔ کہ ان زیورات کی آواز بھی نا محرموں تک نہیں جانی چاہئے اور ایک مومن عورت کو تیز چلنا زیب نہیں دیتا بلکہ قرآن نے جناب شعیب کی بیٹیوں کو مثال بنا کر پیش کیا ہے کہ عورتوں کو کس طرح چلنا چاہئے۔ (فَجَآءَت ْہُ اِح ْدٰی ھمَا تَم ْشِی ْ عَلَی اس ْتِح ْیَآءٍ (سورہ قصص آیت ۲۵)) پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حیاء کے ساتھ چلتی ہوئی موسیٰ کے پاس آئی۔ شرم وحیا، چونکہ عورت کی زینت ہے۔ فطرت سلیمہ کی مالک خاتون، مردوں سے شرم جیسی نسوانی اعلیٰ اقدار کی مالک ہوتی ہے اور اس کی رفتار اس چیز کی گواہی دیتی ہے۔اس آیت سے جو مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے وہ ایک جاودانی حقیقت ہے کہ مسلمان عورتوں کو لوگوں کے درمیان اس طرح آنا جانا چاہئے جس سے ان کی عصمت اور پاکیزگی ظاہر نہ ہو اس صورت میں ایسے افراد جن کے دلوں میں بیماری ہے ان سے مایوس ہو جائیں گے۔

### گفتار میں حجاب

انسان کی آواز مخاطب پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ہی بات دو لوگ بیان کرتے ہیں، پہلے انسان کے بیان کرنے پر خوشی نہیں ہوتی لیکن وہی بات دوسرا انسان اس طرح بیان کرتا ہے کہ مخاطب بھی خوشی میں جھوم اٹھتا ہے۔یا کوئی ایک جملہ کہہ دے تو غصہ آ جاتا ہے لیکن وہی جملہ کوئی اور کہے تو غصہ نہیں آتا۔تو یہ سب کچھ ہوتا ہے انداز بیان کی وجہ سے، یہ انداز متکلم ہی ہوتا ہے کہ جو سامعین کو کبھی مبغوض تو کبھی خوش کر دیتا ہے۔اور کبھی اداس کر دیتا ہے تو کبھی کلام اور انداز کی نرمی قوہ جنسی کی تحریک کا سبب بنتی ہے۔اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کیونکہ ہمارے معاشرے میں بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ فقط موبائیل پر بات کر کے انداز اور آواز سے کئی نوجوان لڑکے لڑکیاں متاثر ہوتے ہیں۔اور اس طرح باتوں کے

سلسلے شروع ہوتے ہیں جو آگے چل کر کئی غلطیوں اور گناہوں کا سبب بنتی ہیں ۔اور معاشرے میں فساد پھیلتا ہے۔ لہٰذا، اسلام نے اس ظریف نکتے کی جانب توجہ کرواتے ہوئے یہ حکم دیا ہے کہ نامحرموں سے بات کرتے وقت آواز مین نرمی اور لطافت نہیں ہونی چاہئے (یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسۡتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیۡتُنَّ فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ وَّ قُلۡنَ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا) اے نبی ﷺ کی بیویوں! تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم تقویٰ رکھتی ہو تو نرم لہجے میں باتیں نہ کرنا، کہیں وہ شخص لالچ میں نہ پڑ جائے جس کے دل میں بیماری ہے اور معمول کے مطابق باتیں کیا کرو۔اس آیت کی مخاطب تو ازواج رسول ﷺ ہیں لیکن یہ آیت ازواج مطہرات کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے بعد والی آیت میں ازواج رسول ﷺ کو نماز اور زکات کا حکم دیا گیا ہے جس طرح نماز اور زکات فقط ازواج مطہرات سے مخصوص نہیں بلکہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے ہے اسی طرح یہ حکم بھی تمام مسلم عورتوں کے لئے ہے۔

### مصافحہ کرتے وقت حجاب

مذہب اسلام میں سلام کے بعد مصافحہ کرنے کی بہت اہمیت ہے۔روایات میں مصافحہ کرنے کی بہت تاکید کی گئی ہے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ (تصافحوا فانّ التصافح یذھب بالسخیمہ) مصافحہ کیا کرو کیونکہ مصافحہ کرنے سے کینہ دور ہوتا ہے۔ (آداب اسلام، ج۱، ص۲۰۳) اس بات کو ماہرین نفسیات بھی مانتے ہیں اور اس کی تائید کرتے ہیں کہ مصافحہ کرنے سے محبت و الفت پیدا ہوتی ہے، کینہ و غصہ ختم ہوتا ہے۔اس لئے اسلام میں نامحرموں سے مصافحہ کرنا منع ہے۔روایات میں وارد ہوا ہے کہ ہر عضو کا زنا ہوتا ہے اور نامحرم سے ہاتھ ملانا ہاتھ کا زنا ہے (ومنْ صَافحَ امرآۃً تَحرُمُ علیہ فَقد باءَ بِسَخطٍ مِن اللہ) جس نے بھی نامحرم عورت سے مصافحہ کیا اس نے خدا کو غضبناک کیا۔ (وسائل الشیعہ، ج۱۴، ص۳۳۰)

### زینت اور عطر میں حجاب

خالق کائنات زیبا ہے اور زیبائی اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔خدا اس چیز کو محبوب رکھتا ہے کہ اس کے بندے صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس پہنیں، خوشبو لگائیں اور اپنے آپ کو مزین کریں۔ عورت کو بھی یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خاطر اپنے آپ کو مزین کرے اور عورت کا شوہر کی خاطر زینت کرنے کو عبادت شمار کیا گیا ہے۔ لیکن عورت کو نامحرموں کے سامنے زینت کرنے اور خوشبو لگانے میں بھی حجاب کا حکم دیا گیا ہے

۔عورتوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ نامحرموں کو اپنی جانب جلب کرنے والا بھڑکیلا لباس پہنے یا خوشبو لگا کے گھر سے باہر نکلے کہ دوسرے اس کی جانب مائل ہو۔روایات میں اس بات کی سختی سے مذمت کی گئی ہے اور عورت کو لباس شہرت پہننے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ ایسا لباس ہے جو کلر، سلائی، یا اس جیسے دیگر اسباب میں پہننے والے کے لئے مناسب نہ ہو اور لوگوں کے سامنے پہننے سے لوگوں کی توجہ کا سبب بنے۔اور ایسی عورت جو بن سنور کے خوشبو لگا کر گھر سے باہر جاتی ہے تو فرشتے اور خدا اس پر لعنت کرتے ہیں۔"جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرے کہ انہیں وہ خوشبو محسوس ہو تو وہ زانیہ سمجھی جائے گی۔ (میزان الحکمت، ج۵، ص۸۳۵) نیز حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ (ایّما امرأة تطیّبتْ ثمّ خرجَتْ مِن بیت ھاف ھی تلعنُ حتیٰ ترجع اِلیٰ بیت ھا ما رجعت) (مکارم اخلاق، ص۴۷) ہر وہ عورت جو خود کو خوشبو لگا کر گھر سے باہر نکلے تو اس کے گھر واپس آنے تک وہ لعن خدا کی حقدار ہوتی ہے۔خوشبو انسان کے اعصاب کو بہت متاثر کرتی ہے۔اور انسان اس کی جانب جلد متوجہ ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنے سے منع کیا۔

## مذاق اور شوخی میں حجاب

اسلام افراط و تفریط سے پاک، ایک اعتدال پسند دین ہے؛ جو ہر چیز میں میانہ روی کو پسند کرتا ہے، اسلامی نظام کوئی بے رنگ اور خشک نظام نہیں؛ جس میں تفریحِ طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو؛ بلکہ وہ فطرتِ انسانی سے کے مطابق اور فطری مقاصد کو عمل میں لانے والا مذہب ہے۔اسلام اپنے ماننے والوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتا ہے۔اور اس اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے انسان اپنے آس پاس کے ماحول کو خوش کرنے کے لئے مذاق کر سکتا ہے۔امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ (ان اللہ یحب المداعب فی الجماعۃ بلا رفث (آداب اسلامی، ج۱، ص۱۳۱)) چند افراد کے درمیان ہنسی مذاق کرنے والے انسان سے خدا محبت کرتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی غلط چیز نہ ہو۔

## حجاب کی تاریخ

حدود حجاب شرعی اور اس کے فوائد اور آثار بیان کرنے سے پہلے ایک نظر حجاب کی تاریخ پر ڈالنا ضروری ہے کہ حجاب کا تعارف فقط اسلام نے کرایا ہے یا قبل از اسلام بھی حجاب کا نظریہ موجود تھا؟ تاریخ اور مختلف ادیان الہیٰ کی کتب کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حجاب نہ فقط تمام ادیان الہیٰ میں رہا ہے۔بلکہ حجاب

آغاز انسان سے لے کر اس کے ساتھ ہے کیونکہ حجاب فطرت انسان کا حصہ ہے۔ نیز آغاز خلقت انسان سے ہی حجاب کا نظریہ موجود ہے۔ سورہ اعراف کی بائیسویں آیت میں جناب آدم علیہ السلام اور حوّا علیہا السلام کا واقعہ اس بات پر گواہ ہے کہ انسان نا فقط فطرتاً حجاب کو پسند کرتا ہے بلکہ حجاب کو اپنی ضرورت شمار کرتا ہے۔ لہٰذا قرآن انسانِ اول جناب آدم علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے کہ (فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ) ''جب انہوں نے درخت کو چکھا تو ان کے شرم کے مقامات انکے لئے نمایاں ہوگئے اور انہوں نے درختوں کے پتوں کو اوڑھنا شروع کیا'' آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب آدم علیہ السلام اور جناب حوّا علیہا السلام کو کسی نے حجاب کے لئے نہیں کہا تھا بلکہ یہ ان کی فطرت کا تقاضہ تھا کہ برہنہ ہوتے ہی انہوں نے خود کو چھپانا چاہا۔ یہ واقعہ فقط قرآن میں نہیں بلکہ عیسائی اور یہودی کتب میں بھی موجود ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ طول تاریخ میں مختلف امتوں اور ملتوں میں مختلف رواج اور انداز میں حجاب رائج ہونے اور اس کے فطری ہونے پر دلیل ہے۔ یونان میں بھی حجاب بہت شدت سے رائج تھا۔ اور حجاب کے بغیر عزیزوں سے بھی نہیں مل سکتی تھی اور عورتوں کو مذہبی اجتماعات میں شرکت کی اجازت بھی نہیں ہوتی تھی اور ایران میں بھی عورتوں کے لئے پردہ لازمی ہوتا تھا اور دین زرتشت میں عبادت کے وقت عورتوں اور مردوں کا سر چھپانا واجب تھا اور اگر بات ادیان الہیٰ کے متعلق ہو تو تمام ادیان الہیٰ میں بھی حجاب کو واجب قرار دیا گیا ہے۔

**شریعت یہود اور حجاب:**

یہودی خواتین کے حجاب کا مسئلہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جسے آسانی سے انکار کیا جا سکے، تاریخ نگاروں نے صرف ان کے رسم و رواج پر ہی نہیں بلکہ حجاب میں کی جانے والی انتہائی سخت گیری اور افراط ''یعنی حد سے گذر جانے'' کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔ حجاب کے بارے میں ان کے قوانین بہت سخت تھے، جو کتاب "حجاب در اسلام" میں واضح طور پر بیان ہوئے ہیں۔ شریعت یہود میں حجاب کے واجب ہونے اور تورات کے بہت سے متون میں حجاب کی سختی سے تاکید کی گئی ہے کتاب '' سفر پیدائش ''میں ہے کہ حجاب کامل یہاں تک کہ چہرہ چھپانا بھی واجب ہے اور کتاب ''اشعیای نبی''میں یہودی عورتوں کے حجاب کے طریقوں کو بیان کیا گیا ہے کہ یہودی عورتوں کے حجاب میں چادر، نقاب اور برقہ پہننا شامل ہے۔ حجاب کا مسئلہ یہودی شریعت میں کس قدر سخت تھا اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بے حجابی طلاق کا سبب بنتی تھی یعنی اگر عورت

بدون چادر سر برہنہ لوگوں کے درمیان آجائے تو مرد کو یہ حق حاصل تھا کہ اسے بغیر مہر یہ طلاق دے دے ۔ (دائرۃ المعارف، ج۱۰، ص۴۴۵) اور یہودی مرد بے پردہ عورت کے سامنے دعا کے لئے ہاتھ بلند نہیں کر سکتے تھے۔ قرن وسطی میں یہودی اپنی خواتین کو {البسہ فاخر} یعنی عالی ملبوسات زیب تن کرواتے تھے اور کبھی بھی انہیں ننگے سر لوگوں کے درمیان جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اور بے حجابی ایسا جرم تھا جسکی سزا طلاق تھی۔

**مسیحیت اور حجاب:**

دنیا میں سب سے زیادہ پھیلا ہوا دین، دین مسیح ہے۔ آج کے اس دور میں عیسائیوں کے طرز زندگی کو دیکھ کر شاید ہی کوئی سوچ سکتا ہو کہ دین مسیح میں بھی پردہ واجب ہے۔ انجیل اور متیٰ میں بھی کئی بار حجاب کا ذکر آیا ہے۔ اور اسلام منابع میں بھی جناب عیسیٰ سے ایسی روایات نقل کی گئی ہیں جن سے عیسائیت میں پردے کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اور اگر دین مسیح میں حجاب واجب نہ ہوتا تو ''سسٹرز'' کیوں چرچ میں حجاب کر کے جاتی؟ شروع میں مسیحیت میں حجاب کے وہی احکام رائج تھے جو دین یہود میں تھے۔ لیکن بعد میں ان احکام میں سختی کر دی گئی اور اس طرح عیسائیت میں رہبانیت وجود میں آئی۔ کتاب انجیل میں عفت ظاہری کے ساتھ ساتھ عفت باطنی کی بھی بہت تاکید کئی گئی ہے۔ ''کتاب مقدس نامہ اول پولس بہ قرنتیان'' میں عبادت کے وقت بال چھپانے کی تاکید کی گئی ہے۔ خانہ نشینی کو مسیحیت میں عورت کے پاکیزگی کے لئے بہتر سمجھا گیا ہے اور حجاب کو عورت کے لئے ضروری سمجھتے تھے لہٰذا حواریوں اور انکے بعد مسیحی رہنماؤں نے صدر اول میں حجاب کو واجب مانتے ہوئے اس کی سختی سے تاکید کی۔ (دائرہ المعارف، ج۱۰، ص۴۴۶) لیکن دوسری جنگ جہانی کے بعد جب مسیحیت سخت اقتصادی بحران کا شکار تھا اس وقت اس اقتصادی و معاشی بحران سے بچنے کے لئے انہیں مزدوروں کی ضرورت تھی اس لئے عورت کو اپنے مفاد کی خاطر استعمال کرنے کے لئے عیسائیوں نے اپنی شریعت ہی بدل ڈالی اور حجاب سے دوری اختیار کر لی، اس طرح بے حجابی ان سے شروع ہوئی اور آہستہ آہستہ دوسری ملتوں اور قوموں میں پھیل گئی۔

**اسلام اور حجاب**

اسلام ایک جاودانی دین ہے۔ اس کی تعلیمات سے نہ فقط اس دین کے پیروکار مستفید ہوتے ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات میں اس دنیا میں بسنے والے انسانوں کے ساتھ حیوانوں اور چرند پرند کے لئے بھی حفظ و امان ہے

۔ہم اگر دیکھیں تو دنیا میں جتنی جنگیں اور فساد ہوئے ہیں، وہ تین چیزوں یعنی "مال و دولت، منصب اور عورت" پر ہوئے ہیں ۔ اس لئے اسلام نے ایک مسلمان پر دوسروں کی جان مال اور ناموس کو حرام قرار دیا ہے ۔چنانچہ حدیث نبوی ﷺ ہے کہ "کل المسلم علی المسلم حرام دَمہ و مالہ و عرضہ' (آداب اسلامی، ج۱، ص۲۳۶) ' مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے ۔ فقط اتنا ہی نہیں بلکہ مسلمان کی ناموس کی حفاظت کے لئے اسلام نے پردے کا حکم دیا۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ پردہ اسلام سے قبل بھی بہت سی قوموں اور ادیان میں موجود تھا لیکن کہیں پر ہمیں افراط نظر آیا تو کہیں تفریط۔اسلام نے حجاب میں افراط اور تفریط کو ختم کرتے ہوئے حجاب کو اس انداز سے متعارف کرایا جو عورت کی عزت اور آبرو کی حفاظت کا ضامن بھی ہے اور اسے خانہ نشین ہونے پر مجبور بھی نہیں کرتا بلکہ اسلامی شرعی حجاب میں عورت اپنی معاشرتی، اجتماعی اور سیاسی سر گرمیاں آرام سے انجام دے سکتی ہے۔اس کے نمونے ہمیں صدر اسلام میں ملتے ہیں اور خاص کر کے آج انقلاب اسلامی کے بعد تو دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ عورتیں اسلامی پردے کی رعایت کرتے ہوئے ہر جگہ موجود ہیں۔ دفتروں، کارخانوں، سیاسی مظاہرون ہسپتالوں، مراکز صحت، ٹیلی وزن، جنگ کے میدانوں میں زخمیوں کی دیکھ بھال کے لئے اور اسی طرح ہر علمی ثقافتی، سیاسی، اقتصادی میدان میں مسلمان عورت اپنے حجاب کے ساتھ بڑھتے ہوئے نظر آرہی ہے اور اگر عورت یہ سب کام نہ بھی کرے اور گھر سنبھالے تب بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ایسی عورت گوشہ نشین ہے اور اس طرح سے اسکی فکری، ثقافتی اور تمدنی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ جبکہ ایک عورت اپنے گھر میں اپنے بچوں کے تربیت کر رہی ہوتی ہے تو وہ ثقافت و تمدن اور اقتصادی اور سماجی حالات کا علم رکھتے ہوئے ایسے بچوں کی تربیت کر کے زمانے کے حوالے کرتی ہے جو اپنے توانا بازوؤں سے معاشرے کے پہیوں کو چلاتے ہیں۔

**حدود حجاب شرعی قرآن کی نظر میں:**

معاشرے میں حجاب کے بارے میں تین طرح کے طرز عمل موجود ہیں۔

پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جو تفریط سے کام لیتے ہیں، ایسے لوگ پردے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اسے ضروری نہیں جانتے اس قسم میں اکثر وہ لوگ شامل ہیں جو اپنے آپ کو روشن خیال کہتے ہیں۔

دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو افراط سے کام لیتے ہیں یعنی حد سے بڑ (بڑھ) جاتے ہیں۔اس دوسری قسم میں کچھ جاہل لوگ بھی شامل ہیں۔جو خود بھی علم حاصل نہیں کرتے اور اپنی بچیوں کو بھی تعلیم حاصل

نہیں کرنے دیتے۔ بس کیونکہ یہ سن رکھا ہے کہ دین میں پردا واجب ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو دیندار اور غیرت مند دیکھانے کے لئے عورتوں سے زبردستی پردہ کرواتے ہیں۔ اور اس دوسری قسم میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو خود دوسروں کی ناموس پر بری نظریں ڈالتے ہیں، اپنی نظروں کی حفاظت نہیں کرتے اور پھر ہر انسان کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے گھر کی عورتوں سے بھی خوف زدہ ہوتے ہیں کہ کہیں وہ فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اسی خطرے کی بنا پر غیر ضروری پابندیاں لگا کر عورت کو اس کے جائز حقوق سے محروم کر دیتے ہیں۔ اور یہ حد سے زیادہ زبردستی اور سختی اکثر اوقات فتنے اور فساد کا سبب بن جاتی ہے۔ اور ایسے موقعوں پر پہلی قسم کے لوگوں کو نقطہ چینی کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور وہ حجاب شرعی پر تنقید کرتے ہیں۔

لیکن تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو معتدل ہیں۔ اور یہ اہل علم ہیں جو افراط اور تفریط سے بچتے ہوئے خود بھی محرمات سے بچتے ہیں اور اپنے گھر کی عورتوں کو بھی بچاتے ہیں۔ یہ پردے کو ضروری اور غیرت و حیا کا حصہ سمجھتے ہیں۔ لیکن شرعی حدود میں رہ کر عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر بھی کوئی پابندی نہیں لگاتے اور عورتوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم بھی نہیں رکھتے۔ حجاب کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے پہلے ان تینوں قسموں کو دیکھنا چاہیے نہ کہ ایک کو دیکھ کر حجاب کے بارے میں اپنی رائے قائم کر لیں۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کسی بھی چیز میں افراط (زیادتی) اور تفریط (کمی) اس چیز کی اصل صورت کو بگاڑ کے تو رکھ ہی دیتی ہے لیکن اس کے ساتھ اس کے اصل ہدف کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ حجاب جو کہ اسلامی معاشرے کو بے راہ روی سے بچانے کا ایک بہترین ذریعہ اور با تقویٰ معاشرے کو وجود میں لانے میں بہترین مددگار ہے۔ آج اسے ختم کرنے کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں۔ ایک جانب تو حجاب کو سخت بیان کیا جارہا ہے اور مثال پیش کی جاتی ہے طالبان کی کہ یہ مسلمان ہیں جو عورت کو گوشہ نشین کر دینا چاہتے ہیں اور تمام علمی، سماجی، سرگرمیوں سے عورت کو محروم کر دیتے ہیں، یہ ہے حجاب اسلامی جس میں عورت کو گھر سے باہر نکلنے یا کسی قسم کی کسی سرگرمی میں حصہ لینے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اسلامی حجاب کا یہ چہرہ دکھا کر نہ فقط غیر مسلم لوگوں کو اسلام سے بد ظن کیا جارہا ہے بلکہ ہماری نوجوان نسل کو بھی ان شبہات میں ڈال کر انہیں دین حق ''اسلام'' سے غافل کیا جارہا ہے۔ اور دوسری جانب حجاب کی اصل صورت کو بگاڑنے کے لئے معاشرے میں حجاب کی ایسی اقسام کو رائج کر دیا گیا ہے جن کا حجاب سے دور دور تک کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور یہ کہا جاتا

ہے اسلام میں حجاب میں کوئی سختی نہیں ہے عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسا حجاب کرے جس سے اسکی زینت آشکار ہو۔"ووگ عربیہ "میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے آمریکی کانگریس کی مسلمان رکن الہام عمر کہتی ہیں: میرے لئے حجاب کا مطلب آزادی، خوبصورتی اور مزاحمت ہے۔ ایسے لوگ عقل سے بے بہرہ نظر آتے ہیں کوئی ان سے یہ سوال تو کرے کہ اگر عورت کو اپنی خوبصورتی آشکار ہی کرنی ہے تو حجاب کیسا؟ یہ کوئی حجاب نہیں بلکہ حجاب کو ختم کرنے کا ایک راستہ ہے۔اور یہ دوسرا راستہ پہلے راستے سے کہیں زیادہ خطرناک ہے کیونکہ بد حجابی، بے حجابی سے زیادہ خطرناک ہے۔اور فلسفہ حجاب کو ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔آج کی اس خاموش اور منافقانہ جنگ میں جیتنے کے لئے ضروری ہے کہ حجاب شرعی اسلامی کی حدود سے آگاہ ہوں ۔قرآن کریم میں جہاں پر حجاب کے فرض ہونے سے آگاہ کیا گیا ہے تو اس کے فلسفہ اور حدود کو بھی بیان کیا گیا ہے اور حجاب اسلامی تبھی تحقق پائے گا جب ان حدود کی رعایت کی جائے۔قرآن مجید میں دو مقامات پر حجاب کے حدود کو بیان کیا گیا ہے چنانچہ سورہ نور کی اکتیسویں آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ قُل ْ لِّل ْمُؤ ْمِنٰتِ یَغ ْضُض ْنَ مِن ْ اَب ْصَارِہِنَّ وَ یَح ْفَظ ْنَ فُرُو ْجَ ہُنَّ وَ لَا یُب ْدِی ْنَ زِی ْنَتَ ہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِن ْہَا وَ ل ْیَض ْرِب ْنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُو ْبِ ہِنَّ ۪ وَ لَا یُب ْدِی ْنَ زِی ْنَتَ ہُنَّ اِلَّا لِبُعُو ْلَتِ ہِنَّ اَو ْ اٰبَآئِ ہِنَّ اَو ْ اٰبَآءِ بُعُو ْلَتِ ہِنَّ اَو ْ اَب ْنَآئِ ہِنَّ اَو ْ اَب ْنَآءِ بُعُو ْلَتِ ہِنَّ اَو ْ اِخ ْوَانِ ہِنَّ اَو ْ بَنِی ْ ْ اِخ ْوَانِ ہِنَّ اَو ْ بَنِی ْ ْ اَخَوٰتِ ہِنَّ اَو ْ نِسَآئِ ہِنَّ اَو ْ مَا مَلَکَت ْ اَی ْمَانُ ہُنَّ اَوِ التّٰبِعِی ْنَ غَی ْرِ اُولِی ال ْاِر ْبَ ۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّف ْلِ الَّذِی ْنَ لَم ْ یَظ ْہَرُو ْا عَلٰی عَو ْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَض ْرِب ْنَ بِاَر ْجُلِ ہِنَّ لِیُع ْلَمَ مَا یُخ ْفِی ْنَ مِن ْ زِی ْنَتِ ہِنَّ ؕ وَ تُو ْبُو ْا اِلَی اللّٰہِ جَمِی ْعًا اَیُّہ ال ْمُؤ ْمِنُو ْنَ لَعَلَّکُم ْ تُف ْلِحُو ْنَ ۝

اور مومنہ عورتوں سے بھی کہدیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو بچائے رکھیں اور اپنی زیبائش (کی جگہوں) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے خود ظاہر ہو اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیبائش کو ظاہر نہ ہونے دیں سوائے اپنے شوہروں، آباء، شوہر کے آباء، اپنے بیٹوں، شوہروں کے بیٹوں، اپنے بھائیوں، بھائیوں کے بیٹوں، بہنوں کے بیٹوں، اپنی (ہم صنف) عورتوں،

اپنی کنیزوں، ایسے خادموں جو عورت کی خواہش نہ رکھتے ہوں اور ان بچوں کے جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے واقف نہ ہوں، اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ (چلتے ہوئے) اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت ظاہر ہو جائے اور اے مومنو! سب مل کر اللہ کے حضور توبہ کرو، امید ہے۔

## تشریح کلمات

یغضوا: اصل میں غضّ کے مادے سے ہے اور کم کرنے کی معنی میں ہے۔ اور یہ لفظ آواز کم اور آہستہ کرنے یا نظروں کو نیچے کرنے کے لئے بولا جاتا ہے (تفسیر نمونہ، ج۸، ص۲۲۱) ۔ اور قرآن میں ان دونوں معناؤں میں استعمال ہوا ہے۔ موردِ بحث آیت میں نظر جھکانے کے معنی میں، تو سورہ حجرات کی تیسری آیت میں آواز کو کم کرنے کے معنی میں آیا ہے۔ چناچہ ارشاد الٰہی ہے کہ (اِنَّ الَّذِینَ یَغُضُّونَ اَصْوَاتَ ھم عِنْدَ رَسُوْلاللہِ اُولائِکَ الَّذِینَ امْتَحَنَ اللہ قُلُوبَ ھم لِلتَّقْویٰ) جو لوگ رسول ﷺ کے سامنے بات کرتے وقت اپنی آوازیں دھیمی رکھتے ہیں وہ وہی لوگ ہیں جنکے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے۔

خمر: اصل میں خمرٌ ہے اور اس کی معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں۔ عرف میں خُمار کا لفظ صرف عورت کی اوڑھنی پر بولا جاتا ہے۔ اس کی جمع خُمُرٌ آتی ہے۔ (تفسیر الکوثر، ج۵، ص۴۵۴)

جیوب: جیب کے معنی گریبان کے ہیں اور بعض اوقات یہ لفظ سینے کے اوپر والے حصے کے لئے بولا جاتا ہے۔ (تفسیر الکوثر، ج۵، ص۴۵۴)

سورہ نور کی اس آیت میں عورتوں کے حجاب کے متعلق کئی مسائل بیان ہوے اور اس آیت کی ابتداء میں ہی حجاب کی حدود کو معین کیا جارہا ہے کہ ایک عورت کے حجاب کی ابتداء اس کی نظروں کی پاکیزگی سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد حفظ فرج کو واجب قرار دیا گیا ہے یہاں پر حفظ فرج سے مراد اسے دوسروں کی نظر سے بچانا ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے (کل آیۃ فی القرآن فی ھا ذکر الفروج ف ھی من الزنا الّا ھذہ الآیۃ فانَّ ھا من النظر) ”قرآن کی ہر آیت کہ جس میں حفظ فرج کی بات ہوئی ہے وہاں مراد زنا سے محفوظ رہنا ہے مگر اس آیت میں اس سے مراد دوسروں کی نگاہوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ پھر ظاہری حجاب کے بارے میں حکم ہوا ہے کہ (وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا) اور اپنی

زیبائش (کی جگہوں) کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے خود ظاہر ہو۔ یعنی حجاب ایسا ہو جس سے عورت کی زینت آشکار نہ ہو کلمہ زینت قرآن کریم میں کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے۔

- معنوی زینت کے لئے جیسے (وَلٰكِنَّاللهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمانَ وَ زَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُم) (سورہ الحجرات آیت ۷) لیکن اللہ نے تمہارے سامنے ایمان کو محبوب بنایا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجایا۔
- زینت مادی میں جیسے (حَتَّى إِذاأَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَها وَ ازَّيَّنَت) (سورہ یونس آیت ۲۴) یہاں تک کے جب زمین نے اپنا پورا بناؤ سنگھار کر لیا۔
- زینت تکوینی میں جیسے (إِنَّا زَيَّنَّا السَّماءَ الدُّنيا بِزِينَةٍ الْكَواكِب) (سورہ الصٰفٰت آیت ۶) بے شک ہم ہی نے سجایا ہے سمائے دنیا کو ستاروں کی زینت سے۔
- زینت اکتسابی میں جیسے (خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِد) (سورہ الاعراف، ص۳۱) ہر مسجد کے وقت زینت کرو۔
- زینت حقیقی میں جیسے (ولَقَدْ جَعَلْنا فِي السَّماءِ بُرُوجاً وَّزَيَّنّٰها لِلنّٰظِرِينَ) (سورہ الحجر، ص۱۶) اور ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیدہ بینائی رکھنے والوں کے لئے اس کو مزین کیا۔
- زینت وہمی میں جیس ے (زُيِّنَ لِلَّذينَ كَفَرُوا الْحَياةُ الدُّنْيا (سورہ البقرہ، ص۲۱۲)) ان کافروں کی نگاہوں میں دنیا کی زندگی سجادی گئی ہے۔
- زینت کا اطلاق اسم پر (الْمالُ وَ الْبَنُونَ زِينَةُ الْحَياةِ الدُّنْيا) (سورہ الکھف آیت ۴۶) مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔
- زینت کا اطلاق فعل پر (وَكَذلِكَ زَيَّنَ لِكَثيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَقَتْلَ أَوْلادِهِمْ شُرَكاؤُهُم) (سورہ الانعام آیت ۱۳۷) اور اسی طرح بہت سے مشرکین کی نظروں میں ان کے شرکاء نے ان کی اولاد کے قتل کو ایک مستحسن فعل بنا دیا۔

لیکن (وَ لَا یُب ۡدِی ۡنَ زِی ۡنَتَ ھُنَّ) میں زینت کو ھنَّ کی ضمیر کی جانب اضافہ کیا گیا ہے لہٰذا اس سے مراد وہ زینت ہے جو عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ یہ بات تو واضح ہے کہ مورد بحث آیت عورتوں

کی زینت کے بارے میں ہے لیکن اس زینت کے مصداق کے بارے میں مفسرین میں اختلاف ہیں

- بعض مفسرین نے زینت سے مراد "عورت کی فطری زینت" لی ہے جب کہ لفظ زینت اس معنی میں کم بولا جاتا ہے
- بعض نے مقام زینت کی معنی میں لیا ہے ان کی نظر میں خود زینت یعنی گوشوارے، دست بند وغیرہ کو ظاہر کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہے (تفسیر نمونہ، ج۸ ۲۲۳)

لیکن کچھ مفسرین کا کہنا ہے کہ اس آیت میں زینت سے مراد زینت کی چیزیں ہی ہیں لیکن جب بدن پر ہو کیونکہ زینت جب بدن پر ہو گی تو بدن کا وہ حصہ بھی ظاہر ہو گا جسم کی نمائش کے بغیر صرف زیورات کا چھپانا واجب ہو سکتا ہے اگر یہ زیورات اپنے مقامات پر پہنے ہوئے ہوں۔

اس موقف پر اس آیت کا آخری جملہ وَ لَا یَضۡ ۡرِب ۡنَ بِاَرۡجُلِ ہِنَّ لِیُع ۡلَم مَا یُخ ۡفِی ۡنَ مِن ۡ زِی ۡنَتِ ہِنَّ دلیل بن سکتا ہے۔ جب زیور کی آواز بھی پوشیدہ رکھنا واجب ہے تو خود زیورات کو جب پہنے ہوئے ہوں، چھپانا واجب ہو جائے گا خواہ ان زیورات کے ساتھ جسم کا کوئی حصہ نظر آتا ہو یا نہ۔ اس موقف کے مطابق وَ لَا یُب ۡدِی ۡنَ زِی ۡنَتَ ہُنَّ میں موضع زینت مراد لینے کی ضرورت نہیں چونکہ خود زیورات کا اظہار بھی جائز نہیں ہے۔

(وَ ل ۡیَض ۡرِب ۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُو ۡبِ ہِنَّ) اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔ آیت کے یہ جملے چادر کو پہننے کی کیفیت بیان کر رہے ہیں، کیونکہ آیہ حجاب کے نزول سے پہلے عورتیں اپنی چادروں کو کندھوں پر پیچھے کی طرف ڈال دیتی تھیں، جس سے گردن اور سینہ نمایاں ہوتا تھا۔ اس آیت میں حکم آیا جس چادر (خمر) سے عورتیں اپنے سروں کو چھپاتی ہیں ان سے سینوں کو بھی چھپائیں۔ (تفسیر کوثر، ج۵، ص۴۵۶)

اس آیت میں حجاب کی کیفیت کی حدود کے ساتھ ساتھ ان محرم رشتوں کی بھی حد بیان کر دی گئی ہے جن کے سامنے حجاب واجب نہیں ہے۔ تاکہ مسلمان عورتوں کے لیے یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ کون سے لوگوں سے حجاب کرنا ہے۔ بات کچھ یوں شروع ہوتی ہے کہ: عورتیں اپنی زینت اور سنگھار کو ظاہر نہ کریں سوا ان مواقع کے

□ اپنے شوہروں کے لئے (الّا لبعالت ھنّ)، اپنے آباء و اجداد کے سامنے (اَو اٰبا ئِھنّ)، اپنے شوہروں

کے آباء و اجداد کے سامنے (اَو اٰباءِ بعولتِھنّ)، اپنے بیٹوں کے سامنے (اَو ابنا ئھنّ)، اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے (اوابناء بعولتِھنّ)، اپنے بھائیوں کے سامنے (اواخوانھنّ)، اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے سامنے (او بنی اخقوانھنّ)، اپنی بہنوں کے بیٹوں کے سامنے (اَو بنی اخواتھنّ)، اپنی ہم مذہب عورتوں کے سامنے (اَونسائھنّ)، اپنی مملوک کنیزوں کے سامنے (اَوماملکت ایمانھنّ)، ان زیر دست مردوں کے سامنے جو کوئی رغبت نہ رکھتے ہوں (اَوالتابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال)، ان بچوں کے سامنے جن میں ابھی جنسی خواہشات بیدار نہ ہوئی ہوں (اَو الطفل الذین لم یظ ھروا علی عورات النساء)

یہ وہ مقامات تھے جن پر حجاب کی رعایت ضروری نہیں۔ ان کے علاوہ تمام لوگوں کے سامنے واجب ہے حتیٰ کہ غیر مذہب عورتوں کے سامنے بھی اس آیت میں حجاب کے موارد کی فہرست کو بیان کر کے خدا نے ایسے لوگوں پر حجت تمام کر دی ہے جو بے حجابی کے لئے کوئی نہ کوئی توجیہ گڑھ ہی لیتے ہیں جیسے یہ تو چاچازاد بھائی ہے، ان سے کیسا پردا؟ ماموں ذات بھائی ہے، موں بولا بھائی ہے، یا پھر کچھ لوگوں نے اپنی ہی شریعت بنا رکھی ہے کہ جو جانتے ہوں ان سے پردا کریں لیکن جو نہیں جانتے وہاں حجاب کی ضرورت نہیں لہٰذا ان کا پردہ اپنے ملک اور شہر تک ہی ہوتا ہے۔ اور ملک اور شہر سے باہر نکلتے ہی حجاب ختم۔ بعض عورتیں اگر ایسے ماحول میں ہوتی ہیں، جہاں حجاب کی پابندی کی جاتی ہے تو حجاب کرتی ہیں اور جہاں حجاب کی پابندی نہیں ہوتی وہاں حجاب نہیں کرتی ایسے لوگوں کے لئے حجاب فقط دکھاوے یا عادت کی بنا پر ہوتا ہے جس سے لوگ تو خوش ہو سکتے ہیں لیکن خدا نہیں۔

وَلَایَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِھِنَّ لِیُعۡلَمَ مَایُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِھِنَ، اور مومن عورتوں کو چاہیے کہ (چلتے ہوئے) اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جس سے ان کی پوشیدہ زینت آشکار ہو جائے یعنی ایک مومن عورت کو چاہئے کہ راہ چلتے ہوئے بھی وہ حجاب کی رعایت کرے ۔

دوسری آیت جس میں حدود حجاب کی بات کی گئی ہے وہ سورہ احزاب کی آیت انسٹھ ہے جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰۤاَیُّھا النَّبِیُّ قُلۡ لِّاَزۡوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَآءِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یُدۡنِیۡنَ عَلَیۡھِنَّ مِنۡ جَلَابِیۡبِھِنَّ ذٰلِکَ اَدۡنٰۤی اَنۡ یُّعۡرَفۡنَ ۝

” اے نبی! اپنی ازواج اور اپنی بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دیجئے: وہ اپنی چادریں تھوڑی نیچی کر لیا کریں یہ مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں۔

جلابیب، وہ چادر ہے جو ڈوپٹے کے اوپر ڈالی جاتی ہے ایسی چادر کو گھر میں پہنے کا حکم نہیں کیونکہ گھروں میں دوسرے گھروالوں کے سامنے جو چادر پہننے کا حکم ہے اسے خمار کہتے ہیں۔ جس سے سر اور سینہ ڈھانپنے کا کام لیا جاتا ہے۔ خمار کا ذکر سورہ نور کی اکتسویں آیت میں آ چکا ہے۔ ڈوپٹے کو بھی خمار کہہ سکتے ہیں جلابیب جیب کی جمع ہے اس سے اس کی کئی معنی ہے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن ان سب معنی میں قدر مشترکہ یہ ہے کہ دوپٹے سے بڑا ہو موجودہ دور میں چادر یا برقعہ کو جلابیب کا نعم البدل کہہ سکتے ہیں۔ جسے گھر سے باہر عام لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لئے پہنا جاتا ہے۔ یہودی شریعت میں پردہ واجب ہونے کے باوجود حضور ﷺ کے زمانے میں یہود کی عورتوں اور کنیزوں کی اخلاقی حالت بہت پست تھی اور پردے کی پابندی بھی اتنی زیادہ نہیں تھی۔ کفار اکثر راہ چلتے ہوئے کنیزوں کو ستاتے تھے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو اذیت دینے کے لئے وہ مسلمان عورتوں پر بھی آوازیں کستے تھے۔ اس بات پر جب ان کی سرزنش کی جاتی تو کہتے تھے کہ ہم تو کنیز سمجھے تھے ہمیں معلوم نہیں تھا کہ یہ عورت جو جارہی ہے وہ مسلمان ہے۔ لیکن اس آیت نے ایسی صورتحال پیدا ہونے کے مواقع ختم کردئے کہ مسلمان یا جو شریف عورتیں ہیں وہ ڈوپٹے کے اوپر چادر لیں تاکہ سب کو پتا چل جائے کہ مسلمان یا شریف عورت ہے اور بہانہ باز کفار کو مسلمان عورتوں کو ستانے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے مطابق چادر لینا ایک شریف عورت کی نشانی ہے، اس آیت میں مسلمان عورتوں کو کفار کی عورتوں اور کنیزوں سے الگ نظر آنے کا حکم دیا گیا ہے اور مسلمانوں کی کنزیں بھی چونکہ مسلمان تھی اس لئے وہ بھی لازماً اس حکم میں شامل ہونگی آیت میں ''یدنین'' کا لفظ آیا ہے جسکی معنی ہے قریب کریں) تفسیر نمونہ، ج۹، ص۳۷۱ (اس سے مراد یہ ہے کہ عورتیں اوڑھنیوں کو اپنے بدن سے لپیٹ کر رکھیں۔ ڈھیلہ نہ چھوڑ دیں کہ کبھی وہ ہٹ جائیں اور جسم نظر آئے اب سوال یہ ہے کہ چادر کو نیچے کرنے کا حکم آیا ہے کیا عورت کا چہرہ بھی اس حکم میں شامل ہے (یعنی اتنا نیچے کرے کہ چہرا بھی چھپ جائے) یا نہیں؟ تو اس میں مفسریں کا اختلاف ہے کچھ مفسرین کہتے ہیں اس میں چہرا بھی شامل ہے جس طرح سید علی نقی نقوی نے لکھا ہے کہ ''سر پر گھوگنٹ نکال کر چادر کو لٹکا لیا کریں'' اس حکم میں چہرا شامل ہے اس حکم کے بعد چہرے کو استثنا کرنا غلط ہے.) تفسیر فصل الخطاب، ج۳، ص ۱۹۴ (لیکن بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ چہرا چھپانا لازم ہے اس مطلب کو ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں پس چہرا اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

## حدودِ حجاب شرعی روایات کی نظر میں

اسلام کے تمام قوانین اور احکام اخذ کرنے کا سب سے پہلا منبع اور سر چشمہ قرآن ہے اور دوسرا منبع احادیث، روایات اور سیرت معصومین علیہم السلام ہے اور قرآن کے بعد سنت کی حجیت ثابت ہے۔ایک مسلمان پر واجب ہے کہ وہ روایات میں بیان کیے گئے واجبات کو انجام دے۔ حجاب کے متعلق بہت سی روایات ملتی ہیں جن میں حجاب کی سخت تاکید کی گئی ہے اور حدود حجاب کو معین کیا گیا ہے ۔اور عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسا لباس نہ پہنے جس سے اس کا جسم نمایاں ہو۔ باریک لباس کی روایات میں مذمت کی گئی ہے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ( لا یصلح للمرأة المسلمة أن تلبس من الخمر والدروع التی لا تواری شیئاً) (مکارم اخلاق ۱۷۲) مسلمان عورت کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ ایسا دوپٹا یا قمیص پہنے جس سے اس کا جسم نمایاں ہو۔ نور الثقلین میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار کپڑوں کو لازمی جانا ہے چادر، مقعنہ، پیراھن اور شلوار جیسا کہ پہلے زمانے میں عبا پہنتے تھے تو اس کے نیچے شلوار نہیں پہنتے تھے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے شلوار پہننے کی تاکید کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ (أن ھی امتی عن حل الازار و عن الأقبیة و کشف الأفخاذ) (مکارم اخلاق، ص۲۱۶) میں نے اپنی امت کو شلوار کے بغیر عریان ہونے سے منع کیا ہے۔ دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا" اے لوگوں شلوار کا لباس اختیار کرو کیونکہ ستر پوشی کی خاطر یہ سب سے بہتر لباس ہے" (میزان الحکمت، ج۲، ص۴۰۱) یہ چیز بھی حدود حجاب میں شامل ہے کہ عورتوں اور مردوں میں شباہت نہ ہو اس کے متعلق امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو عورتوں کی شباہت اختیار کرنے اور عورتوں کو مردوں کی شباہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ علی بن جعفر صادق علیہ السلام امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرزند اور جلیل القدر شخصیت ہیں "آپ نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کس حد تک مرد نامحرم عورت کو دیکھ سکتا ہے تو امام علیہ السلام نے فرمایا چہرا اور کلائی تک دونوں ہاتھ اور چوڑیاں پہننے کی جگہ" (فلسفہ حجاب، ص۱۷۸)

## فوائد حجاب

خالق کائنات نے انسان کے تکامل اور سر بلندی کے لئے جس دین کو چنا ہے وہ دین "دینِ اسلام" ہے کیونکہ اسلام ایسے قوانین اور اصولوں کا مجموعہ ہے جنہیں کسی انسان نے نہیں بنایا بلکہ دین اسلام کی قانون گزاری کرنے والا خود خالق انسان ہے۔ جو انسان کے تمام نقائص اور کمالات کا علم رکھتا ہے اور انہیں نقائص کو ختم کرنے اور کمالات کو پروان چڑھانے کے لیے اس نے جو قانون بنائیں ہیں انہی قوانین کا نام "شریعت اسلام" ہے جس طرح اسلام کے تمام قوانین انسان کے مفاد کے لئے ہیں اسی طرح حجاب اسلامی کہ بھی بہت سے فردی اور اجتمائی فائدے ہیں اور نہ فقط روحانی اور اخروی فوائد ہیں بلکہ مادی اور دنیاوی فوائد بھی ہیں ۔

تقویٰ

ویسے تو حجاب کے کئی فوائد ہیں لیکن سب سے اہم بلکہ مہمترین فائدہ یہ ہے کہ حجاب تقویٰ کا سبب ہے اور اس کی جانب سورہ احزاب کی آیت ۵۳ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ (ذالِكُمْ أَطْ هرُلِقُلوبِكُمْ وَ قُلوبِ هِنَّ) یہ کام تمہارے اور ان کے دل کو زیادہ پاک کرتا ہے۔نہ فقط عورت کے لئے بلکہ مردوں کے لیے بھی حجاب تقرب خدا کا ذریعہ ہے۔

- جب ایک عورت حکم الہیٰ کو بجالانے کے لئے حجاب کی رعایت کرتی ہے تو اس کی معنویت میں اضافہ ہوتا ہے، وہ خود کو خدا کے نزدیک محسوس کرتی ہے کیونکہ عورت جب بھی حجاب میں ہوتی ہے تو وہ خدا کے زیادہ قریب ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب حضور ﷺ نے جناب علی علیہ السلام اور جناب فاطمہ علیہا السلام کے درمیان گھر کے امور کچھ اس طرح تقسیم کئے کہ باہر کے کام حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کیے اور گھر کے تمام امور جناب سیدہ علیہا السلام کے سپرد کیے۔اس سے جناب سیدہ علیہا السلام بہت خوش ہوئیں اور فرماتی ہیں کہ (فلا یعلم ما داخلنی من السرور ألاّ الل ہ بکفایتی رسول الل ہ تحمل رقاب الرجال) (منارۂ ہدایت (حضرت فاطمہ علیہا السلام) ج۳، ص۹۹) اس وقت اللہ کے علاوہ میری خوشی کو اور کوئی نہیں جان سکتا کہ جب رسول اللہ نے مجھے ان ذمہ داریوں سے الگ رکھا جن کا بوجھ مرد ہی برداشت کر سکتے ہیں اس خوشی کی وجہ بی بی یوں بیان کرتی ہیں کہ "عورت گھر میں خدا کے زیادہ نزدیک ہوتی ہے" (دانشنامہ فاطمہ علیہا السلام ج۲، ص۱۲۷۹س) پس حجاب عورت کے وجود کو ناپاک نگاہوں سے اور اس کے ذہن کو آلودہ خیالوں سے محفوظ رکھتا ہے اور باحجاب عورت حرم الہیٰ میں ہوتی ہے۔ جہاں پر یہ دنیا تباہ کن جگہ ہے اور

اس کا ہر طبقہ برے کاموں اور گندی نظروں کی وجہ سے غیر محفوظ ہو چکا ہے لیکن حجاب کے فرشتے لوگوں کے دائرے میں رہتے ہیں اور خدا کا ذکر بے مثال سلامتی میں کرتے ہیں، جس سے دوسرے لوگ واقف نہیں ہیں۔ ایک با حجاب عورت ہی جانتی ہے کہ حجاب اس کی سپر بھی اور سکون وامن کے ساتھ ساتھ تقرب خدا کا ذریعہ بھی ہے لیکن بے حجاب عورت کو یہ معلوم ہی نہیں کہ حجاب کی افادیت کیا ہے۔

### ذہنی اور قلبی سکون

حجاب مرد اور عورت کے لئے ذہنی اور قلبی سکون کا باعث ہے کیونکہ بے حجابی کی وجہ سے انسان کے احساسات اور خواہشات اسکے کنٹرول میں نہیں رہتے اور انسان ہیجان آور ہو جاتا ہے۔ یہ نفسانی خواہشات سمندر کی طرح گہری اور بیکراں ہوتی ہیں ان کی جتنی فرمابرداری کی جائے اتنی ہی سرکش ہو جاتی ہیں اور یہ آگ کی مانند ہیں جسے جتنا بھی ایندھن دیا جائے وہ اتنی ہی شعلہ ور ہوتی ہے، اس لئے انسان ہمہ وقت اپنی خواہشات کی تسکین کے حصول کے لئے پریشان ہوتا ہے۔ کبھی یہ پریشانی ڈپریشن، ناامیدی، کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو کبھی بہت سے دیگر جرائم (زبردستی، زنا، اغوا، زبردستی کی شادیاں) کا سبب بن جاتی ہے۔ لیکن حجاب ایک ایسی دیوار ہے جو مرد کی نظروں کو عورت کے محاسن پر پڑنے سے روک دیتا ہے اور مرد کے احساسات کو ہوا دینے والے عامل کو ہی ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح انسان ذہنی اور قلبی سکون کا احساس کرتا ہے ۔

### خاندانی روابط میں استحکام

حجاب کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے خاندانی نظام محفوظ بھی ہوتا ہے اور مضبوط بھی۔ بے حجاب معاشروں میں جہاں بے حیائی اور فحاشی عام ہے، وہاں گھر بسانے کا نظریہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ کیونکہ ایسے معاشروں میں نوجوانوں کے لئے جنسی تسکین کا حصول عام کر دیا گیا ہے اور اگر گھر بچ بھی جائے تب بھی اس کی حفاظت بہت مشکل ہوتی ہے کیونکہ جہاں پر ہر جگہ حسینائیں رقص کرتی نظر آتی ہوں تو مرد ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور یہ چیز میاں بیوی کے درمیان اختلاف کا سبب بنتی ہے اور اکثر اوقات نوبت طلاق تک پہنچ جاتی ہے۔ اس طرح ایک خاندان ٹوٹ جاتا ہے اور میاں بیوی کے ساتھ بچوں کی زندگی کا شیرازہ بھی بکھر کے رہ جاتا ہے ۔اس لئے کہ بچوں کو ایسی صورتحال میں باپ یا ماں میں سے کسی ایک کو چننا ہوتا ہے اور ایک سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن جہاں حجاب رائج ہو اور ایک مرد فقط ازدواج کے ذریعے ہی جنسی تسکین حاصل کر سکتا ہو تو

ایسے معاشرے میں میاں بیوی کے درمیان کے روابط مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں جو کہ ایک خاندان کی بنیاد ہیں۔

## مستحکم معاشرہ

انسان خواہشات کا مجموعہ ہے۔ یہ خواہشات ہی ہیں جو انسان میں کمال کی جانب بڑھنے کی تحریک پیدا کرتی ہیں لیکن اگر یہی خواہشات حد سے بڑھ جائیں تو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے، بہ الفاظ دیگر کہ جب تک خواہشات پر عقل حکمرانی کرے تو صحیح ہے بات تب بگڑتی ہے جب خواہشات عقل پر حکمرانی کرتی ہیں یہ بات تو واضح ہے کہ مال و دولت کی طرح انسان میں عورت کی خواہش ہوتی ہے اور روایات میں آیا ہے کہ مردوں کی سب سے بڑی خواہش عورت ہے۔ خواتین کی خوبصورتی بناؤ سنگھار اور عریانی اس خواہش کو مزید بڑھا کر اسے ایک سنگین خطرے کے مرکز میں بدل دیتی ہے، جس کی وجہ سے اجتماعی زندگی متاثر ہوتی ہے۔ مغربی ممالک نے ”آزادی نسواں“ کا نعرہ لگا کر عورتوں کو بے حجاب گھروں سے باہر نکال کر اپنے پیروں پر خود کلھاڑی ماری ہے کیونکہ یہ کام آگ سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ یہ تحریک اس لئے چلائی گئی کے عورتوں سے مزدوروں والا کام لیا جائے اور ملک کے اقتصادی حالات بہتر بنائے جائیں۔ لیکن تعلیمی اور کاروباری مراکز کی ترقی میں بھی بے حجابی کی وجہ سے خلل واقع ہوتا ہے اور معاشرے کی اقتصادی ترقی بھی اس کا شکار ہو جاتی ہے اور یہ چیز معاشرے کی قوت کو مفلوج کر کے رکھ دیتی ہیں تو دوسری جانب کئی جرائم کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ فحاشی اور بدکاری اگر کسی معاشرے میں داخل ہو جاتی ہے تو دیمک کی طرح اندر ہی اندر بلکہ آہستہ آہستہ اس کی تہذیب و تمدن کو کھو کھلا کر دیتی ہے اور وہ معاشرہ تباہی کے دھانے پر پہنچ جاتا ہے۔ اور مغربی ممالک جو آج دنیا کے سامنے تہذیب یافتہ ہونے کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں جبکہ اندر سے یہ فساد جنسی کی وجہ سے ختم ہو چکے ہیں۔ جس چیز کو (عورت کو بے حجاب کرنا) یہ سب سے بڑی عقلمندی سمجھتے تھے یہی انکی سب سے بڑی بے وقوفی نکلی۔

لیکن ایک با حجاب معاشرے میں مقصد زندگی فقط عیاشی نہیں ہوتی، جہاں پر علمی اور کاروباری مراکز میں حجاب کی رعایت کی جاتی ہیں وہاں نوجوانوں کی صلاحیتیں نکھر کے سامنے آجاتی ہیں اور اس طرح اقتصادی حالت بہتر ہوتی ہے جو ایک بہترین معاشرہ وجود میں لاتی ہے۔ چونکہ حجاب ایک ایسا طرز زندگی ہے جو خواہش اور منکرات کو روکنے کی قوت رکھتا ہے اور اس کے ذریعے ایک سالم اور مستحکم معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

## حفظ عورت

فطرت کا تقاضا ہے ہر قیمتی چیز ملفوف ہوتی ہے ۔ اسے لوگوں کی نظروں سے بچایا جاتا ہے، تاکہ اس کی قدر و قیمت میں کمی نہ ہو۔ ہر مبارک چیز غلاف میں لپیٹی جاتی ہے۔ جیسے قرآن پاک، خانہ کعبہ اور دوسری متبرک اشیاء ۔ عورت بھی خدا کی ایسی تخلیق ہے جسے غلاف یا پردے سے ڈھانپنے کی تاکید آئی ہے ۔ شاعر مشرق، علامہ اقبال اپنی ایک رباعی میں فرماتے ہیں۔" اللہ خالق ہے اور حجابوں میں ہے اس نے اپنی صفت تخلیق صرف عورت کو عطا کی ہے، اس لیے اسے بھی حجاب میں رہنا چاہئے اور اپنے اس اعزاز پر فخر کرنا چاہئے۔" پس پردہ ایک عورت کے لئے خدا کا دیا ہوا تحفہ ہے جو اس کی حفاظت کا ضامن ہے اسکے بر عکس بے پردگی عورتوں کے عدم تحفظ کا سبب ہے آج مغربی ممالک سے متاثر لوگ عورت کے حجاب کو اس کے لیے قید قرار دیتے ہیں اور اس کے خلاف ہیں اور عریانی اور آزادی جنسی کے قائل ہیں اور انہیں ایک تہذیب اور تمدن کا مالک سمجھتے ہیں ۔انکی تہذیب یہی ہے کہ وہ اشتہارات، فیشن، فحش مواد، موسیقی، ٹی وی ڈراموں اور فلموں کے زریعے معاشرے پر مسلسل فحاشی کی بمباری کر کے انسانی قدروں کو تباہ کیے جا رہے ہیں ۔ پس جو لوگ اسلام کے مقابلے میں لبرل کی ترقی، شعور، امن اور انصاف کی مثالیں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس معاشرے میں عورت کو آزادی حاصل ہے اور اسلام کی طرح عورت کو قید نہیں کیا گیا وہ یہ تو دیکھیں کے عورت کا سب سے زیادہ استحصال بھی وہیں پر کیا گیا ہے ۔ تحقیقات کے مطابق جنسی زیادتی کی شرح لبرل ممالک میں باقی ممالک سے بہت زیادہ ہے، ان کی حقیقت خود انکی تحقیقات سے عیاں ہو جاتی ہے کہ عورت کو تحفظ حاصل ہے، اس معاشرے میں اسکول کالج سے لے کر دفاتر میں کام کرنے والی کوئی عورت محفوظ نہیں ہے۔ اسکے باوجود ایسے ممالک کو عورت کے حقوق کا پاسدار کہا جاتا ہے یہ تو وہی بات ہو گئی کہ :

دامن پے کوئی چھینٹ، نہ خنجر پے کوئی داغ
تم قتل کرتے ہو کہ کرامات کرتے ہو

جبکہ اس کے بر عکس اسلام نے عورت کے لیے حجاب کو واجب قرار دے کر اسے عورت کے لیے ایک ایسا قلعہ قرار دیا ہے جو اسکی عصمت و وقار کا محافظ ہے۔

## سائنس کی نگاہ میں فوائد حجاب

عورتوں کے پردے میں رہنے کے کیا فوائد ہیں اس کے متعلق سائنس کے نظریئے کو بھی دیکھتے ہیں۔کیونکہ کچھ لوگ اسلام کی دلیل اور منطق کو قبول نہیں کرتے حالانکہ آج تک سائنس نے جتنے بھی انکشافات کئے ہیں انہیں اسلام پندرہ سو سال قبل بیان کر چکا ہے۔آمریکا کے مشہور ماہر بشریات جن کا نام ''ہیلن فشر'' ہے پچھلے تیس سالوں سے آمریکا کی ''ٹجر'' یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں اور انسانی رویئے پر ریسرچ کر رہے ہیں اور کئی کتابیں بھی لکھ چکے ہیں ان کا کہنا ہے انسان کے جسم میں کچھ ہارمونز ہوتے ہیں جنہیں ''ٹیٹو سٹیرون''اور''یسٹروجین'' کہتے ہیں اور انسان کے دماغ میں کچھ ''نیورو ٹرانسمیٹر'' ہوتے ہیں جنہیں ''ڈوپا مائین'' اور ''یسروٹونن'' کہتے ہیں اور یہ عورتوں کے مقابلے مردوں میں زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں یہ کسی بھی شخص کے رویئے کو براہ راست متاثر کرتے ہیں۔ ہیلن فشر کا کہنا ہے کہ جب مرد کی نظر عورت کے جسم پر پڑھتی ہے تو یہ ہارمونز اور ٹرانسمیٹر سر گرم ہو جاتے ہیں اور مرد اشتعال انگیز ہو جاتا ہے اور ایسا تب ہوتا ہے جب عورت بہت خوبصورت ہو یا اس کے جسم نشیب و فراز دکھائی دیں ۔ پس عورت کا حجاب مردوں کو اس کیفیت سے بچاتا ہے شاعر نے اس بات کو کچھ یوں بیان کیا ہے۔

اور یہ فقط انسانوں میں نہیں بلکہ تمام حیوانات میں ایسا ہوتا ہے۔ماہرین کا کہنا ہے شیر بھی دوسرے شیر یا اس کے بچوں کو اس لئے قتل کرتا ہے کہ شیرنی اس کی جانب مائل ہو جائے۔ لہٰذا یہ چیز تو فطری ہے تمام حیوانات میں کہ جنس مادہ اپنی مخالف جنس کو اپنی جانب جذب کرتی ہے۔ لہٰذا انسانوں کو اس بے راہ روی سے بچانے کے لئے اسلام نے مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط سے منع کیا ہے اور جنس مخالف سے پردے میں رہنے کو واجب قرار دیا ہے۔

اسی طرح جلد کے امراض کے ماہر ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ حجاب کی وجہ سے عورت کی جلد بہت سی مضر بیماریوں سے محفوظ ہوتی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے جلد سورج کی مضر شعاؤں سے محفوظ رہتی ہے اور جلد پر جھریاں نہیں ہوتی۔اسکے ساتھ ساتھ جلد ملائم اور خوبصورت رہتی ہے ماہر امراض جلد کا کہنا ہے کہ جلد کے سب سے مضر مرض سرطان (یعنی جلد کی کینسر) چاہے بیکٹیریل ہو یا وائرل ہو اس سے بچنے کے لئے نو بجے سے لیکر چار بجے کی دھوپ سے بچاؤ ممکن بنانا چاہیے پس یہ بیماری مغربی ممالک کی عورتوں میں زیادہ ہے کیونکہ وہ حجاب کی رعایت نہیں کرتیں۔ سائنس نے اب ان باتوں کو بیان کیا ہے لیکن انہوں نے کوئی راہ حل بیان نہیں کیا لیکن اسلام نے پندرہ سو سال پہلے ان سب نقصانات سے بچنے کے لئے ایک راہ حل دیا ہے جسے حجاب اسلامی کہتے ہیں۔

## نتیجہ

حجاب اسلام کا وہ حسین تحفہ ہے جو اسلامی معاشرے کے امن وسکون کا پاسدار ہے۔ اور اسلام و مسلمان دشمن لوگ اسے ختم کر کے اسلامی معاشرے سے غیرت اور حیاء کا قلعہ قمعہ کر دینا چاہتے ہیں۔ جبکہ یہی حیاء تقویٰ کا پیش خیمہ ہے اور تقویٰ فرد اور معاشرے کی کامیابی اور کمال کا ذریعہ ہے۔ آج دنیا میں کئی ممالک میں حجاب پر پابندی لگائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کا ہدف دہشتگردی کو ختم کرنا ہے۔ لیکن کیا وہ ممالک جنسی بے راہروی اور مختلف اخلاقی بیماروں کے ساتھ ساتھ بہت سی جسمی اور روحانی بیماریوں کا شکار نہیں بن گئے؟

حجاب شعار اسلام میں سے ہے اور ایک مسلمان کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اسلام کے شعار کی تکریم کرے اور انکی حفاظت کرے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب غیروں کے ساتھ خود کچھ مسلمان بھی حجاب کو قدامت پسندی کا نام دیتے ہیں اور ایسے لوگ خود کو روشن فکر کہتے ہیں۔ اور افسوس اس بات کا ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں ایک بے پردہ عورت سے سوال نہیں کیا جاتا کہ تم نے کس وجہ سے حکم الٰہی کی مخالفت کی ہے بلکہ ایک باحجاب عورت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تم نے حجاب کیوں کیا ہے؟ کیا تم میں لوگوں کو فیس کرنے کا کونفیڈنس نہیں ہے؟ کیا آپ ڈرتی ہیں؟ آپ کو حجاب، میں گرمی نہیں لگتی؟ دنیا بدل گئی ہے آپ کیوں ابھی بابا آدم کے زمانے میں رہ رہی ہیں؟ کیا آپ کے گھر کے مرد آپ پر زبردستی کرتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ ...تو ایسے میں اکثر باحجاب بچیاں خاموش ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایسے موقعوں پر بڑھ کے یہ کہنا چاہئے کہ میں حجاب اس لئے کرتی ہوں کے فریضہ ہے اور ہاں مجھ میں کونفیڈنس نہیں ہے کہ میں خدا کے حکم کی مخالفت کروں، اور میں ڈرتی ہوں لیکن لوگوں سے نہیں بلکہ خدا سے، ہاں میری سوچ بابا آدم علیہ السلام کی سوچ جیسی ہے کیوں کہ وہی کامل ترین فکر ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں اس بات کی بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ایک مسلمان ہونے کے لحاظ سے ہم، ہر میدان میں حجاب اسلامی کا شعائر اسلامی ہونے کی بناپر دفاع کریں اور باحجاب بچیوں اور عورتوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ سوشل میڈیا سے لے کر قلم کے میدان تک اس موضوع پے کام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اور بے حجابی کے نقصانات اور حجاب کے فوائد لوگوں کے سامنے لائے جائیں تاکہ سب اس بات سے آگاہ ہو جائیں کہ حجاب خدا کی جانب سے ایک انمول تحفہ ہے۔ اور ایک باحجاب عورت خدا اور آئمہ کی نظر میں سرخرو ہوتی ہے اور قیامت کے دن وہ جناب زہرا علیہا السلام کی چادر کے سائے میں ہو گی۔

## منابع


قرآن

۱. صحیفہ کاملہ سجادیہ: مترجم، مفتی جعفر حسین: ناشر (معراج کمپنی)

۲. معجم الوسیط: ابراھیم مصطفیٰ۔ گروہ: ناشر (مکتب رحمانیہ)

۳. معجم المقاییس فی اللغۃ: احمد بن فارس بن ذکریا: ناشر (بیروت اور لبنان)

۴. المنجد: عبدالصمد صارم ازہری: ناشر (دارالاشاعت)

۵. معجم الصحاح: اسمائیل بن حماد الجوھری: ناشر (بیروت، لبنان)

۶. فیروز اللغات: مقبول بیگ بدخشانی: ناشر (فیروز سنز (پرائیویٹ) لیمیٹڈ لاہور)

۷. دائرہ المعارف: تدوین۔ محققین علوم و فرھنگ اسلامی: ناشر (مؤسسہ بوستان کتاب)

۸. فقہ استدلالی: محمد باقر ایروانی: ناشر (مرکز المصطفیٰ العالمیہ ترجمہ والنشر۔ پاکستان)

۹. آداب اسلام: ڈاکٹر محمد اندلیپ: ناشر (مرکز المصطفیٰ العالمیہ ترجمہ والنشر۔ پاکستان)

۱۰. وسائل الشیعہ: شھاب الدین مرعشی نجفی: ناشر (بیروت)

۱۱. میزان الحکمت: محمد ری شہری: ناشر (مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور)

۱۲. مکارم الخلاق: رضی الدین طبرسی: ترجمہ: لطیف راشدیط: ناشر (صبح پیروزی)

۱۳. تفسیر نمونہ: ناصر مکارم شیرازی: ترجمہ: سید صفدر حسین نجفی: ناشر (مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور)

۱۴. تفسیر کوثر فی تفسیر قرآن: محسن علی نجفی: ناشر (مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور)

۱۵. تفسیر فصیل الخطاب: سید رلی نقی نقوی: ناشر (مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور)

۱۶. آموزش احکام: محمد حسین فلاح زادہ: ناشر (مرکز المصطفیٰ العالمیہ ترجمہ والنشر۔ پاکستان)

۱۷. توضیح المسائل: سید علی حسینی سیستانی: ناشر (مؤسسۃ المعصومین کراچی پاکستان)

۱۸. توضیح المسائل: سید محمد رضا گلپائیگانی: ناشر (مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز)

۱۹. توضیح المسائل: شیخ حسین وحید خراسانی: ناشر (مدرسۃ الباقر العلوم)

۲۰. توضیح المسائل: سید علی حسینی خامنائی: ناشر (معراج کمپنی لاہور)

۲۱. دروس فی علم اصول: شھید محمد باقر الصدر: ناشر (مرکز المصطفیٰ العالمیہ للترجمہ والنشر۔ پاکستان)

۲۲. فلسفہ حجاب: شہید مرتضیٰ مطہری: ناشر (محراب پریس کراچی)
۲۳. منارہ ہدایت فاطمہ الزہرہ علیہا السلام: سید منذر حکیم و عدی غریباوی: ناشر (مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام)
۲۴. دانش نامہ فاطمہ: علی اکبر
۲۵. تاریخ اسلام: مہدی پیشوائی: مترجم کلب عابد خان سلطانپوری: ناشر (مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام)